Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۷ رجمادی الثانی ۱۳۹۵ھ • ۱۸ احسان ۱۳۵۴ھش • ۱۸ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کو رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کر دیا ہے

توحیدِ حقیقی کا وجود نبی ہی کے ذریعے دنیا میں ظاہر ہوتا ہے

"خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔ اِس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے۔ اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب توجہ لگا کر اس آگ کو باہر نکالتا ہے پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہو سکے۔ توحید کو صرف رسول زمین پر لاتا ہے اور اسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی)

"بعض نادانوں کو جو یہ وہم گزرتا ہے کہ گویا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں گویا وہ روح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں یہ وہم سراسر دلی کوری پر مبنی ہے صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحیدِ حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسر کیونکر آسکتی ہے۔ اور اگر نبی کو جو جڑ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی۔۔۔ توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔۔۔ خدا تعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے واللہ غنی عن العالمین اور والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا یعنی خدا تو تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانونِ قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔ سو خدا کی راہ میں سب سے اول قربانی دینے والے نبی ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صد ۱۱۳ تا صد ۱۱۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ ر احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل حضور کو بے چینی کی کچھ تکلیف رہی

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ آمین

ربوہ ۱۸ ر احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کئی دنوں سے لُو لگ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا لیکن اب پھر تیز بخار ہو گیا ہے اور بہت بے چینی ہے۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ تقسیم انعامات

۱۹ رجون ۱۹۷۵ء بروز جمعرات بوقت ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر طبیہ کالج ربوہ میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہو گا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ (پرنسپل طبیہ کالج)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تا اطلاع ثانی بند رہیگی

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازی طبع اور کمزوری کے باعث تا اطلاع ثانی حضور سے ملاقات بند رہے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰؍احسان ۱۳۵۴ھش

۱۸؍جون ۱۹۷۵ء

سب سے بڑا ظلم اور اس کا انجام!

اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑے مظالم میں سے ایک ظلم اِس امر کو قرار دیا ہے کہ کوئی شخص اللہ پر افتراء باندھے یعنی جو بات خدا نے نہیں کہی اسے وہ اس کی طرف منسوب کرے اور پھر لوگوں کو اس افتراء کے ذریعہ گمراہ کرے۔ جو شخص بھی ایسا افتراء باندھے اللہ تعالیٰ نے اسے سب ظالموں سے بڑھ کر ظالم ٹھہرایا ہے اور چونکہ وہ خدا تعالیٰ پر افتراء باندھ کر سب سے بڑے ظلم کا ارتکاب کرتا ہے اِس لئے اسے ناکام کرنے اور کسی صورت بھی کامیاب نہ ہونے دینے کا خدا تعالیٰ نے خود ذمہ اُٹھایا ہے۔ ایسا شخص لوگوں کا نہیں بلکہ خود خدا تعالیٰ کا مجرم ہوتا ہے اِسی لئے خدا تعالیٰ خود ہی اسے کیفرِ کردار تک پہنچاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس سب سے بڑے ظلم اور خود اپنی طرف سے اس کی سزا دہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۴۵)

ترجمہ:۔ اُس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو جان بوجھ کر اللہ پر اس لئے جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کر دے۔ اللہ ظالم لوگوں کو یقیناً راہ نہیں دکھلاتا۔

اِس آیت کی رُو سے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اِس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کے لئے مامور نہ کیا ہو اور وہ اپنے آپکو مامور من اللہ کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے پیش کرے۔ ایسے شخص کو اس کے دعوے اور مشن میں ناکام کرنے کا خدا تعالیٰ نے خود ذمہ اُٹھایا ہے۔ ایسے شخص کو وہ خود ہلاک کرتا ہے جیساکہ وہ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ (الحاقہ آیات ۴۵ تا ۴۸)

ترجمہ:۔ اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الزام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ سو اِس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے خود خدا پر افتراء باندھ کر جھوٹا دعویٰ کرنے کو سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے وہاں اُس نے سچے مامور من اللہ اور اُس کی تائید میں ظاہر ہونیوالے خدائی نشانوں کی تکذیب کرنے کو بھی اِسی طرح سب سے بڑا ظلم ٹھہرایا ہے اور ایسے مکذبین کو سب ظالموں سے بڑے ظالم گردان کر انہیں اس ظلم کی سزا دینے کا خود ذمہ اُٹھایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۵۸)

ترجمہ:۔ سو تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس کھلی دلیل اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔ پس (یاد رکھو) جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان (پر ایمان لانے) سے رُک رہا اُس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ ہم ضرور اُنہیں جو ہماری آیتوں (پر ایمان لانے) سے رُک رہتے ہیں ان کے رُک رہنے کی وجہ سے تکلیف دہ عذاب کی سزا دیں گے۔

اِن آیات سے ثابت ہے کہ مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا بھی سب سے بڑا ظلم ہے اور سچے مامور من اللہ اور اس کی تائید میں ظاہر ہونیوالے نشانوں کو جھٹلانا اور اس کی مخالفت کرنا بھی سب سے بڑا ظلم ہے اور ان دونوں قسم کے مظالم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دینے کا خدا تعالیٰ نے خود ذمہ اُٹھایا ہے۔

سو جب بھی کوئی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اُس کا ایسا دعویٰ کرنا دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہو تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دیتا۔ اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہو تو اُس کو جھٹلانے اور تکذیب کرنے اور اُسکی مخالفت کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ اُنہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہتی ہے۔ ایسے وقت میں ان لوگوں کے لئے جن پر صداقت مشتبہ رہے سلامتی کی راہ یہ ہوتی ہے کہ اِس سارے معاملہ کو وہ خدا پر چھوڑ دیں کیونکہ اِن دونوں حالتوں میں ظلم کی راہ اختیار کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا خدا نے خود ذمہ لے رکھا ہے۔ اگر مامور من اللہ ہونے کا مدعی اپنے دعوے میں جھوٹا ہوا تو خدا تعالیٰ اسے کبھی کامیاب نہ ہونے دے گا اور اُس جھوٹے دعوے کا وبال اس پر ضرور پڑے گا۔ اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہوا تو پھر ایسے لوگ تکذیب اور مخالفت سے مجتنب رہنے کی وجہ سے اس سزا اور تکلیف دہ عذاب سے بچ جائیں گے جو ایسے مکذبین اور مخالفینِ حق کیلئے مقرر ہے۔

چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا اعلان کیا اور فرعون نے آپ کو قتل کرانے اور آپ کے سلسلہ کو درہم برہم کرنے کا ارادہ کیا تو اُسوقت اُس کے درباریوں میں سے ایک شخص نے جو صورتِ حال کی نزاکت کو اچھی طرح سمجھتا تھا اور دل ہی دل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا اُسے یہی مشورہ دیا کہ وہ اِس ارادے سے باز رہے۔ اُس نے کہا اگر موسیٰ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے تو خدا خود اسے بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو پھر اُس کی مخالفت کا وبال ہم سب پر پڑنا لازمی ہے ایسی صورت میں بجز تباہی کے اور کچھ ہمارے ہاتھ نہ آئیگا۔ اُس کے اِس نہایت صائب مشورہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ (المؤمن آیات ۲۹، ۳۰)

ترجمہ:۔ اور آلِ فرعون میں سے ایک شخص جو ایماندار تھا مگر اپنا ایمان چھپاتا تھا اُس نے کہا اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے اور وہ تمہارے ربّ کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکے جھوٹ کا وبال اُسی پر پڑیگا اور اگر وہ سچا ہے تو اسکی کی ہوئی (انذاری) پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ اے میری قوم! آج تمہاری ایسی حکومت ہے کہ تم ملک پر غالب ہو۔ پس بتاؤ کہ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں اگر وہ ہم پر نازل ہو گیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟

افسوس فرعون نے اپنے ہی درباری کا یہ صائب مشورہ تسلیم نہ کیا اور اپنی ضد پر قائم رہا اور نتیجہ وُہی ہوا جو خدائی قانون کے ماتحت ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ یہ صائب مشورہ مان لیتا تو کم از کم اس دنیا میں بُرے انجام سے بچ جاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز جنازہ میں شرکت

سلطان احمد پیرکوٹی

شریعت کے دو حصے ہیں ۱۔ حقوق اللہ ۲۔ حقوق العباد۔ حقوق اللہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانا۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔ ذکر اللہ میں لگے رہنا اوامر کی تعمیل کرنا۔ نواہی سے اجتناب اور محرمات سے بچاؤ وغیرہ شامل ہیں۔ حقوق العباد کثیر التعداد ہیں۔ احادیث اور قرآن مجید میں جابجا ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ۔

اس آیت میں بیان کردہ تین اصول اور بنیادی حقوق کے ضمن میں سب ہی اور حقوق بھی آجاتے ہیں۔ انسان کی روحانی تکمیل بھی ہوتی ہے۔ جب وہ دونوں قسم کے حقوق کو ادا کرے۔ جو شخص حقوق العباد کو چھوڑتا ہے وہ حقوق اللہ بھی ادا نہیں کر سکتا

اس فہرست میں سے حقوق العباد میں سے صرف ایک حق کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے اور وہ نماز جنازہ میں شرکت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی جائے یہ ایک حق ہے جو مرنے والے کا زندہ بھائیوں کے ذمہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ
خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ
وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَ
اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ
اِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ
وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ
(بخاری)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب ۲۔ مریض کی عیادت (۳) نماز جنازہ میں شرکت ۴۔ دعوت کو قبول کرنا ۵۔ چھینک مارنے والے کے لئے دعا

ایک اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ حقوق پر دو کا اضافہ فرمایا ہے۔ یعنی ۱۔ مظلوم کی امداد ۲۔ قسم کو پورا کرنا (بخاری)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تھا کہ آپ جنازوں کے ساتھ تشریف لے جایا کرتے اور دفن ہونے تک قبرستان میں ہی تشریف فرما رہتے۔ اگر کسی وجہ سے آپ کسی جنازہ میں شامل نہ ہو سکتے تو آپ کو اس کا ذکر ہوتا اور اگر موقع ملتا تو آپ نماز جنازہ غائب ادا فرماتے۔

احادیث میں وارد ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ فوت ہو گئی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے انتقال کا علم نہ ہوا۔ ایک دن صحابہؓ میں اس کا ذکر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا وہ عورت کہاں ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو فلاں دن فوت ہو گئی۔ حضور نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا مجھے بتاؤ کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ صحابہؓ نے قبر کی نشاندہی کی تو آپ وہاں تشریف لے گئے اور نماز جنازہ ادا فرمائی (بخاری)

اسی طرح آپ ایک نئی بنی ہوئی قبر کے پاس سے گذرے تو دریافت فرمایا یہ کس کی قبر ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے اسے کل رات ہی دفن کیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سمیت اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

(۲)

نماز جنازہ میں شرکت کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو میت کے ورثاء کے ساتھ ہمدردی کرنے کا موقع میسر آتا ہے وہ موقع پر ان سے تعزیت کرتا ہے اور یہ نہ صرف قومی اخوت کا ایک مظاہرہ ہے بلکہ ثواب کا عظیم موقع ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ
مِثْلُ اَجْرِہٖ (ترمذی)

جو کسی دکھی سے تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے برابر اجر دیتا ہے

مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ
بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ (ترمذی)

جو اس عورت سے تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو جنت میں اسے چادر پہنائی جائیگی

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ
اَخَاہُ بِمُصِیْبَۃٍ اِلَّا
کَسَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ
مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔
(ابن ماجہ)

جو مومن اپنے مصیبت زدہ بھائی سے تعزیت کرتا ہے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ قیامت کے دن اسے بزرگی کا حلہ پہنائے گا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو میت کے ورثاء کی تکلیف اور ان کی مشغولیت کا اس قدر احساس تھا کہ آپ نے فرمایا جب کسی گھر میں کوئی شخص فوت ہو جائے تو چونکہ وہ خود غم میں مبتلا ہوتے ہیں انہیں تعزیت کے لئے آنیوالوں کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے۔ تجہیز و تکفین کا انتظام کرنا ہوتا ہے اس لئے انہیں کوئی دوسرا کام نہیں سوجھتا اسلئے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو چاہیئے کہ وہ ان کے لئے کھانا تیار کر کے بھیجیں چنانچہ حضرت جعفرؓ شہید ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ
طَعَامًا فَاِنَّہٗ
قَدْ اَتَاھُمْ اَمْرٌ
یُشْغِلُھُمْ (ابوداؤد)

تم آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ انہیں ایک ایسا امر پیش آیا ہے جس نے انہیں کوئی دوسرا کام کرنے سے روک دیا ہے وہ اسمیں مشغول ہو گئے ہیں۔

(۳)

نماز جنازہ میں شرکت کر کے انسان اپنے مرحوم بھائی کے لئے بخشش کا سامان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ اس کے درجات کی بلندی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ
فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ
اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا
یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ
شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ
اللّٰہُ فِیْہِ۔ (مسلم)

اگر کوئی مسلمان وفات پا جائے اور چالیس ایسے آدمی اس کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حضور میت کے لئے جو شفاعت وہ کریں گے وہ قبول کرلی جائے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنازہ پڑھنے والے جو دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ اور جس دعا پر اللہ کے فرشتے آمین کہیں اس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں رہ جاتا ہے۔ اس لئے جو دعائیں وہ میت کے حق میں کریں گے وہ قبول ہوں گی۔ احادیث میں آتا ہے

اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَیِّتَ
فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ
الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ
عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ (ابوداؤد)

میت کے پاس جاؤ تو ہمیشہ اچھی بات کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہاری ہر دعا پر آمین کہتے رہتے ہیں۔

نماز جنازہ میں شرکت کے نتیجہ میں انسان خود بھی اللہ تعالیٰ سے ثواب اور اجر سے جھولیاں بھرتا ہے اور اپنے لئے بھی مغفرت کا سامان کرتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں:-

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

(بخاری)

جو شخص نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو تدفین تک وہاں ٹھہرتا ہے وہ دو قیراط ثواب حاصل کرتا ہے۔ صحابہؓ نے دریافت فرمایا! یا رسول اللہ یہ دو قیراط کتنے بڑے ہوتے ہیں آپ نے فرمایا۔ یہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کی مانند بڑے ہوتے ہیں۔

مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا ان قیراطوں میں سے سب سے چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے

صحابہؓ کو ثواب کے مواقع حاصل کرنے کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ یہ حدیث سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:

لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ۔

افسوس ہم نے بہت سے قیراط اور ثواب کے عظیم مواقع ضائع کر دیئے

جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی معیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ جب وہ جنازہ کے ساتھ جا رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی ان کے ساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف فرما تھے کہ پاس سے ایک جنازہ گذرا آپ کھڑے ہو گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ جنازہ تو کسی یہودی کا ہے۔ آپ نے فرمایا:

قُومُوا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

(مسند احمد بن حنبل)

تم کھڑے ہو جاؤ کیونکہ تم اس جنازہ کی تعظیم و تکریم کے لئے کھڑے نہیں ہوگے بلکہ ان فرشتوں کی خاطر کھڑے ہوگے جو اس کے ساتھ ہیں

ایک دوسرے موقع پر جب ایک جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا:-

إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ

(نسائی)

کہ میں تو صرف فرشتوں کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

(۵)

جنازہ میں شرکت کے نتیجہ میں انسان کو اپنی اصلاح کا موقع ملتا ہے وہ جب اپنے سامنے اپنے جیسے ایک انسان کا انجام دیکھتا ہے تو اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرتا ہے وہ برائی سے بچتا ہے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور عبادت بجا لانے کی کوشش کرتا ہے موت ہر دم اس کے پیش نظر رہنے لگتی ہے اور موت کو یاد رکھنا اسے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ (نسائی)

موت کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

زُورُوا الْمَقَابِرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ

(ابن ماجہ)

قبروں کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں

(۶)

جنازہ سے متعلق بعض اور امور بھی ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ جب جنازہ پاس سے گذرے تو انسان کو کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ اس میں جہاں خالق و مالک کی عظمت و جلال کا اقرار ہوتا ہے میت کی تعظیم و تکریم ہوتی ہے وہاں موت کے ڈر اور خوف کا اظہار بھی ہوتا ہے جو ایک فطرتی امر ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا (بخاری)

جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ۔

(بخاری)

جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا زمین پر رکھ دیا جائے جہاں تک کھڑے ہونے کا سوال ہے اسلام نے میت کے مسلم ہونے یا غیر مسلم ہونے میں کوئی تمیز نہیں رکھی جنازہ خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے کا ہو انسان کو اسے دیکھ کر کھڑے ہو جانا چاہیئے احادیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوئے تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ جنازہ تو ایک یہودی کا ہے تو آپ نے فرمایا!

أَلَيْسَتْ نَفْسًا (بخاری)

کیا وہ انسان نہیں تھا۔

۲۔ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس امر کا خیال رکھے کہ جنازہ زمین پر رکھے جانے تک کھڑا رہے بیٹھے نہیں ارشاد نبوی ہے۔

مَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ (بخاری)

جو جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔

۳۔ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو اس کے لئے مخلصانہ دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے اور اسے اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

(ابوداؤد)

جب تم کسی کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے مخلصانہ دعا کرو۔

۴۔ اگر ممکن ہو تو جنازہ کے ساتھ جانیوالا چارپائی یا تابوت کو چاروں طرف سے باری باری اٹھائے۔ ابن ماجہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ ایک بار ایسا کرنا سنت ہے پھر اگر کوئی چاہے تو نفلاً اس کام کو دوبارہ کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

ترمذی کی ایک روایت کے مطابق اگر کوئی شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہوا جنازہ تین بار اٹھائے تو وہ معاونت کے سلسلہ میں وہ حق ادا کر دیتا ہے جو مرنیوالے کا بحیثیت ایک مسلمان یا انسان ہونے کے اس پر تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

مَنِ اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهَا فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ (ابن ماجہ)

جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اسے چارپائی کے تمام اطراف سے اٹھائے۔ یہ امر سنت ہے پھر اگر چاہے تو نفلی طور پر اٹھائے یا ترک کر دے۔

مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا

(ترمذی)

جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور اسے تین بار اٹھائے تو اس نے وہ حق ادا کر دیا جو مرنے والے کا اس پر بحیثیت ایک مسلمان یا انسان ہونے کے تھا

۵۔ قبر پر تین مٹھیاں مٹی ڈالنا مسنون ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر میت کی قبر پر تشریف لائے اور تین مٹھیاں مٹی سر کی طرف سے ڈالی۔

۶۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں بڑی عمر والوں کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (مسلم)

اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مُردوں کو ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غیر حاضروں کو ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو وفات دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ! تُو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنہ اور آزمائش میں ڈال۔

چھوٹے بچوں کی نماز جنازہ میں یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ (بخاری)

اے اللہ! تُو اسے ہمارے لئے پہلے جانے والا اور آرام کا ذریعہ اور خیر کا سامان اور اجر کا موجب بنا اور اسے ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش کیا ہُوا بنا۔

(۷)

یاد رہے کہ نماز جنازہ میں شرکت فرض کے طور پر بے شک ہے لیکن فرض کفایہ کے طور پر ہے یعنی بستی یا محلّہ کے کچھ لوگ نماز جنازہ میں شامل ہو جائیں تو بستی اور محلّہ کے سب رہنے والوں کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں شرکت بہت سی برکات کا موجب ہے اس لئے اظہار ہمدردی اور اخوت کے اس اہم موقع کو ضائع کر دینا انسان کی بدبختی ہے حصول ثواب کے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اگر ہر ایک اپنی جگہ پر یہ خیال کرلے کہ باقی لوگ چلے جائیں گے مَیں نہ جاؤں گا تو کیا ہوا؟ تو نماز جنازہ کون پڑھے گا جنازوں کے ساتھ کون جائے گا۔ اگر جنازوں کے ساتھ کوئی بھی نہ جائے تو جس طرح ایک بستی اور محلّہ کی طرف سے چند آدمی نماز جنازہ پڑھ لیتے ہیں تو بستی اور محلّہ والوں پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر جنازہ کے ساتھ کوئی بھی نہ گیا تو سب اہلِ محلّہ وبستی مجرم وگنہگار ہوں گے۔

پس ثواب کے حصول کے لئے ہر موجود متنفس کو کوشش کر کے جنازہ کے ساتھ جانا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی شخص بوجہ کسی مجبوری یا اطلاع بروقت نہ ملنے کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ نہ جائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۰۹۶

مَیں مسز ارشاد ازہر زوجہ محمد اکرم ازہر صاحب ایم۔اے۔ قوم ونڈرا پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت دسمبر ۱۹۷۱ء ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴؍۵؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مسز ارشاد ازہر وارڈ ٹ نئی آبادی بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد اکرم ازہر ایم۔اے۔ خاوند موصیہ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۰۹۷

مَیں دلدار احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳؍۵؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ دلدار احمد 603/A پیپلز کالونی لائلپور۔ گواہ شد۔ غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور۔ گواہ شد عطا حسین شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۹۸

مَیں عذرا دلدار زوجہ دلدار احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳؍۵؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ایک تولہ تین ماشے مالیتی ۹۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عذرا دلدار 603/A پیپلز کالونی ۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد۔ غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور۔ گواہ شد۔ دلدار احمد خاوند موصیہ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۹۹

مَیں تسلیم گلزار زوجہ گلزار احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳؍۵؍۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۸ تولے مالیتی ۱۲،۶۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ تسلیم گلزار 603/A پیپلز کالونی لائلپور۔

گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور۔

گواہ شد۔ دلدار احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب پیپلز کالونی لائلپور۔

(باقی)

درخواستِ دُعا

خاکسار کو گُردوں میں پتھری کی تکلیف ہے۔ نیز میری اہلیہ صاحبہ چار سال سے نقرس کی تکلیف سے صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ سعید احمد کنزرویٹر آثارِ قدیمہ۔ شاہی قلعہ لاہور)

مرکزی امتحانات

مرکزی امتحانات ۸ جون بروز اتوار ہو چکے ہیں۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ حل شدہ پرچے اکٹھا کر کے جلد از جلد مرکز میں روانہ فرما دیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خطرناک گرمی

سے کامیاب بچاؤ کے لئے
سمر ٹانک SUMMER TONIC
کی میٹھی اور خوش ذائقہ ٹکیاں استعمال کریں!
چُوس کر یا ٹھنڈے پانی یا شربت وغیرہ کے ساتھ حفظِ ما تقدم کے لئے دن میں ۲-۳ دفعہ۔
گرمی یا لُو کے حملہ کی صورت میں ایک گھنٹہ سے ۴ گھنٹہ تک کے وقفہ سے استعمال کریں۔
اونس -/۵ روپے۔ ۱/۲ اونس -/۳ روپے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶

ہماری خدمات کو آزمائیے

اپنی صحت اور تندرستی کیلئے ہمیں خدمات کا موقعہ دیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تسکین، شفاء اور ہم پر یقین کا باعث ہوگا۔
صدر دواخانہ۔ ایفل فلیٹس دار الصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ سال ۱۳۵۵ ہش بابت ۱۹۷۶ء

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذاہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہ رضی یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر و متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت"۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائیگا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر ۱۹۷۵ء تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کریگا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کریگا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ہر حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸۔الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتی ہے یعنی رائلٹی دیکر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸۔ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کریگا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں اُن کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(نوٹ):- ۱۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرماویں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے؟

۲۔ مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کر کے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کر سکے۔

۳۔ مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

۴۔ انگریزی خواں طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکیگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مجلس نصرت جہاں کے زیر اہتمام

اباداَن (نائیجیریا) میں نئے ہسپتال کا قیام

مجلس نصرت جہاں کی بابرکت سکیم کے تحت حال ہی میں نائیجیریا کے ایک اور اہم مقام اباداَن میں ایک نئے ہسپتال کا اجراء کیا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس شہر میں متعدد عیسائی ہسپتال کام کر رہے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہاں یہ پہلا مسلم ہسپتال قائم ہوا ہے۔

اس نئے ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب ہیں جو اس سے قبل غانا میں خدمات جلیلہ سرانجام دے چکے ہیں اور اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کو ازراہ شفقت نائیجیریا کے لئے نامزد فرمایا ہے۔

نائیجیریا میں مجلس نصرت جہاں کے تحت یہ تیسرا ہسپتال ہے۔ اس سے قبل ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب غنی بکورو کے مقام پر اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ اجیبواُوڈے کے مقام پر ہسپتال چلا رہے ہیں۔ تاہم یہ نیا قائم ہونے والا ہسپتال اس لحاظ سے پہلا ہے کہ اس میں سرجری کا انتظام بھی ہوگا اور چھوٹے اور بڑے اپریشن کی سہولتیں میسر ہوں گی۔

احباب اس نئے ہسپتال کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے روحانی اور جسمانی مریضوں کی شفایابی کا مرکز بنائے۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

تقریب شادی

میرے برادر نسبتی مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین بی اینڈ آر ابن شیخ اللہ بخش صاحب مرحوم پشاور کی شادی مورخہ ۳۰-۵-۷۵ کو محترم شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن بی۔ لائل پور کی صاحبزادی عزیزہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے ساتھ عمل میں آئی۔ مبلغ سات ہزار روپیہ مہر پر ان کا نکاح اسی روز محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو طرفین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (خاکسار حکیم خورشید احمد گول بازار ربوہ)

درخواست دعا

میرے ابا جان چوہدری بشیر احمد صاحب گورایا پچھلے دو ماہ سے مثانہ میں پتھری کی وجہ سے شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین

نصیر احمد چوہدری
مغل پورہ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین خدام الاحمدیہ: ہفتہ وصولی کی رپورٹیں فوری طور پر بھجوائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)